مفتی محمد علی جناح حبیبی

JAMAT RAZA E MUSTAFA BHADRAK ODISHA

حضرتِ علامہ مفتی محمد علی جناح حبیبی علیہ الرحمہ

المعروف "محبِّ ملت"

ابتدائی حالات: یہ کائناتِ رنگ و بو ازل سے انسانی آمد و رفت کی شاہد رہی ہے۔ نسلِ آدم کے قدموں نے اس زمین کو رونق بخشی، مگر وقت کے دھارے نے کتنی ہی صورتوں کو مٹایا، کتنی ہی آوازوں کو خاموش کیا، اور کتنی ہی ہستیوں کو گمنامی کے پردے میں چھپا یا۔ لیکن ہر دور میں کچھ ایسے نفوسِ قدسیہ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے انسانیت کو راہِ حق دکھائی، باطل کے اندھیروں کو ایمان کے نور سے بدل دیا، اور عشقِ رسولِ کریم ﷺ کے چراغ سے دلوں کو منور کیا۔ انہی برگزیدہ ہستیوں میں ایک درخشاں نام حضرتِ علامہ مفتی محمد علی جناح حبیبی علیہ الرحمہ کا ہے، جنہیں اہلِ سنت و جماعت محبت و عقیدت سے "محبِّ ملت" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء بروز جمعہ صوبۂ اڑیسہ کے ضلع بھدرک کے ایک چھوٹے سے گاؤں گوجیدرہ میں ہوئی۔ یہ قدرتِ الٰہی کا مظہر ہے کہ آپ ایسے گھرانے میں پیدا

ہوئے جس کا سربراہ غیر مقلدین اہلِ حدیث کا صدر تھا، مگر ربِّ کریم کا خاص فضل ایسا ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ اہلِ سنت و جماعت کی پابند، پاکیزہ سیرت اور صالح خاتون تھیں۔ انہیں کی سنی وابستگی نے آپ کی تربیت و تعلیم کا رخ مسلکِ حق کی طرف موڑ دیا۔

تعلیم و تربیت: آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ، بھدرک میں حاصل کی، جہاں آپ نے قلیل عرصے میں قرآنِ کریم حفظ کیا اور درسِ نظامی کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ مکمل فرمایا۔ اسی دوران حضرتِ مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ وقتاً فوقتاً مدرسہ قادریہ تشریف لاتے، طلبہ کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لیتے اور قابل طلبہ پر خصوصی توجہ دیتے۔ جب آپ مجاہد ملت کی نظرِ انتخاب میں آئے تو انہوں نے آپ کی علمی لیاقت کو سراہتے ہوئے اپنے چہیتے شاگرد حضرتِ مفتی عبد القدوس مفتیٔ اعظم اڑیسہ کو تاکید فرمائی کہ اس طالب علم کی دلجوئی اور رہنمائی پر خاص توجہ دی جائے۔ حضرتِ مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ جب بھی مدرسہ میں تشریف لاتے، آپ پر اپنی شفقت و التفات کی نگاہ فرماتے،

اور انہیں عنایات و توجّہوں کے نتیجے میں آپ کی علمی استعداد نکھرتی گئی اور آپ زینہ کمال و باطنی جمال کی طرف رواں دواں رہے۔

اعلیٰ تعلیم اور روحانی تربیت: بعد ازاں حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنے زیرِ نگرانی جامعہ حبیبیہ، الٰہ آباد منتقل فرمایا۔ یہ وہ مرکزِ علم و عرفان تھا جہاں مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کی علمی بصیرت اور روحانی تربیت کا فیضان جاری تھا۔ یہاں آپ نے نہ صرف فقہ، حدیث، تفسیر اور عربی ادب میں مہارت حاصل کی بلکہ حضور مجاہدِ ملت کی صحبت نے آپ کے ظاہر و باطن دونوں کو منور کر دیا۔ آپ اپنی محنت، ذوقِ علم اور تقویٰ کی بنا پر طلبہ و اساتذہ دونوں میں ممتاز ہو گئے۔

فراغت کے بعد آپ کو اسی جامعہ میں تدریس کا شرف حاصل ہوا اور آپ شیخ الادب کی حیثیت سے منصبِ درس پر فائز ہوئے۔ طویل مدت تک آپ نے

جامعہ حبیبیہ میں درس و تدریس، تصنیف و اشاعت، اور تبلیغِ دین کی خدمت انجام دی۔ آپ کو حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کا مشہور کتب خانہ "مکتبہ الحبیب" کی نظامت بھی سپرد کی گئی، جس کے تحت آپ نے علما و مشائخ کی مفید کتابیں بڑی تعداد میں شائع کر کے ملک و بیرونِ ملک ارسال فرمائیں۔ جس سے خوش ہو کر حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنا چہیتا مرید اور خلیفہ بنایا۔

مناظرانہ کردار اور اعلانِ حق: آپ کی خطابت جاندار، مدلل اور بیدار گر تھی۔ باطل کے خلاف آواز بلند کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔ سنہ 1975ء میں جب آپ کا باپ الیاس بن عمر جماعتِ اہل حدیث کا صدر تھا تو وہ اپنے علاقے میں گمراہ عقائد پھیلانے لگا، تو آپ نے نہایت جرأت و بے باکی کے ساتھ اپنے باپ کے نظریات کارد فرمایا۔ آپ نے عوامی اجتماعات میں اعلانِ حق کیا، غیر مقلدین کو مناظرے اور مباہلے کی دعوت دی، مگر کوئی ان کے سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔

آپ کی للکار اور استقامت کی جھلک "انوار الھدایات" کے مقدمہ سے واضح اور روشن ہے(وہی کتاب ہے جو الیاس بن عمر کی شاعر کردہ "الاٰیات البینات" کہ رد میں حضرت علامہ محمد نعمت اللہ قادری حامدی حبیبی علیہ الرحمہ نے تصنیف فرمائی تھی)اس کے ناشر، قلم طراز ہیں کہ مولانا محمد علی جناصاحب نے ایک جلسے میں اعلان کیا :

" قادیانیوں کو عرب والے بھی کافر کہتے ہیں، عجم والے بھی۔ان سے مدد لینا غیر مقلدین کو گوارا ہے، مگر اولیائے کرام سے مدد مانگنے والوں کو یہ مشرک کہتے ہیں۔ ہے کوئی غیر مقلد جو اس دوغلے پن کا جواب دے؟" (ملخصًا)یہ اظہارِ جرأت، یہ جلوۂ شجاعت، مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کی تعلیم وتربیت اور آپ کی دینی غیرت کی زندہ دلیل ہے۔

تصنیفی خدمات: حضرتِ محبِّ ملت علیہ الرحمہ نے دینی وعلمی میدان میں قلمی خدمات بھی انجام دیں۔ آپ نے گمراہ کن نظریات کے رد میں "ردِّ خرافات " لکھی،جو مولوی سید عرفان کی باطل تحریر "خرافات علی المزارات "

کا مدلل جواب ہے۔ اسی طرح "قادیانی کانڈ" اڑیہ زبان میں تصنیف فرما کر مقامی سطح پر اہلِ ایمان کی رہنمائی فرمائی اور قادیانیت کے فتنے کا قلع قمع کیا۔

آخری ایام اور وصال: طویل عرصے تک آپ جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنے آبائی گاؤں گوجیدرہ میں اپنے مرشدِ گرامی کے نام سے منسوب اور والدہ ماجدہ کی نسبت سے موسوم ایک دینی ادارہ قائم فرمایا، جسے آپ نے مدرسہ حبیبیہ کلثومیہ کا نام دیا۔ یہاں آپ نے آخری وقت تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور سینکڑوں شاگردوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا۔ آپ کی ذات اپنے علاقے کے لیے ایمان و علم کا قلعہ اور باطل عقائد کے خلاف ایک مضبوط دیوار تھی۔

بالآخر وہ ساعتِ وصال بھی آ پہنچی۔ ١٦ محرم الحرام ١٤٤٢ھ مطابق ٥ ستمبر ٢٠٢٠ء بروز سنیچر آپ اس دارِ فانی سے رخصت ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

حضرتِ علامہ مفتی محمد علی جناح حبیبی علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ علم و عمل، تقویٰ و استقامت، اور عشقِ رسول ﷺ کا حسین امتزاج تھی۔ آپ نے نہ صرف اہلِ سنت کے عقائد کا دفاع کیا بلکہ ان کے فروغ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کی دینی بصیرت، اصلاحی جدوجہد اور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ سے روحانی وابستگی آج بھی اہلِ سنت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا

وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے